سوال

(62) بعض بیٹوں کو وراثت سے محروم کرنے کی وصیت

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

ایک آدمی کے آٹھ لڑکے ہیں ان میں سے چھ تو اللہ تعالیٰ اوراپنے والدین کے فرماں بردار اوردونافرمان ہیں، وہ نماز نہیں پڑھتے، روزے نہیں رکھتے، اوروالدین کی نافرمانی بھی کرتے ہیں جس کی وجہ سے ان کے والد نے انہیں اپنی وصیت میں وراثت سے محروم قراردے دیا ہے الّا یہ کہ وہ اس کی وفات سے پہلے توبہ کریں، کیا یہ وصیت درست ہے ؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

یہ وصیت جائز نہیں کیونکہ شریعت اوراس کے عدل کے تقاضے کے خلاف ہے جس کا اللہ تعالیٰ نے ہمیں خصوصاً اولاد کے بارے میں حکم دیا ہے اوراس وجہ سے بھی یہ وصیت ناجائزہے کہ امام احمداورابوداؤدؒ نے حضرت ابوامامہؓ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہﷺ نے فرمایا:

((إن اللہ قد أعطی ذي حق حقہ فلاوصیۃ لوارث)) (سنن أبي داود)

’’بے شک اللہ تعالیٰ نے ہر حق دار کواس کا حق عطا فرمادیا ہے لہٰذا وراثت کےلئے وصیت نہیں ہے۔‘‘

اورامام بخاری اور مسلمؒ نے حضرت نعمان بن بشیرؓ کی روایت بیان کی ہے کہ ان کے والدانہیں نبی اکرمﷺ کی خدمت اقدس میں لے گئے اورعرض کیا:

((أکل ولدک نحلتہ مثل ہذا؟ فقال: لا، فقال رسول اللہﷺ فارجعہ)) (صحیح البخاري)

’’میں نےاپنے اس بیٹے کوایک غلام بطور عطیہ دیا ہے۔‘‘

((اتقوااللہ واعدلوافی اولادکم)) (صحیح مسلم)

’’اللہ تعالیٰ سے ڈرواوراپنی اولاد کے بارے میں عدل سے کام لو۔‘‘

نعمان بیان کرتے ہیں کہ یہ ارشادسننے کے بعد میرے والد نے اپنا عطیہ واپس لے لیا۔

ہاں البتہ اگر شرعی طور پر کوئی ایسی بات ثابت ہوجائے جو موجب کفر ہو مثلاً یہ بیٹے اپنے باپ کی وفات کے وقت تارک نماز ہوں تو پھر ان کے لئے وراثت میں کوئی حصہ نہ ہو گا خواہ ان کے باپ نے اس کی وصیت نہ بھی کی ہو کیونکہ نبی ﷺ نے فرمایا ہے :

((لايرث المسلم الكافر، ولا الكافر المسلم)) (صحيح البخاري)

''مسلمان کافر کا اور کافر مسلمان کا وارث نہیں ہو سکتا۔''

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ اسلامیہ

ج3ص60

محدث فتویٰ